



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرفات میں جبلِ رحمت پر تین مسجدیں ہیں۔ جن کی محرابیں قریب قریب ہیں اور ان پر پھٹت نہیں، حاجی اہتمام سے جا کر ان کی محرابوں اور دیواروں پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور بعض محرابوں میں پیسے بھی ڈالتے ہیں اور ہر محراب میں دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔ بسا اوقات نماز کا ممنوع ٹفت ہوت ہے۔ پھر بھی نماز پڑھتے بستے ہیں اور یہاں مردوں عورتوں کا جھگڑا ہو جاتا ہے۔ حاجی یہ سب حرکات ذوالحجہ کی نو تاریخ سے پہلے کرتے ہیں۔ جناب سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

۱۔ پورے کابلورامیدان عرفات حج کے شہر میں سے ایک ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک خاص عبادت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ ہے نوذوالحجہ کو یہاں وقوف کرنا۔ یہاں لوگوں کی رہائش نہیں ہے اس لیے اس میدان میں یا اس کے پہاڑ پر۔ جو لوگوں میں جبلِ رحمت کے نام سے مشہور ہے۔ روزمرہ نمازیں ادا کرنے کے لیے مسجد یا مساجد تعمیر کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں مسجد نمبر موجود ہے جہاں حجۃ الودع کے موقع پر نبی ﷺ نے ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی تھیں۔ یہ اس لیے تعمیر کی گئی ہے کہ جو حاجی عرفہ کے دن ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھ سکے، پڑھ لے۔ سلف صالحین نے جبلِ رحمت کے نام سے معروف پہاڑ پر مسجدیں نہیں بنائی تھیں۔ لہذا یہاں مسجد یا مسجدیں تعمیر کرنا بدعت ہے اور ان مسجدوں میں دو رکعت یا زیادہ نماز ادا کرنا ایک بدعت ہے۔ پھر ان دو یا زیادہ رکعتوں کا ممنوع اوقات میں ادا کرنا ایک تیسری بدعت ہے۔

۲۔ لوگوں کا ان مسجدوں میں جا کر ان کی دیواروں اور محرابوں کو بھونکا، ان می پیسے ڈالنا اور ان سے برکت حاصل کرنا بدعت ہے بلکہ ایک قسم کا شرک ہے جو دور جاہلیت کے کفار کے اس عمل سے ملتا جلتا ہے جو وہ اپنے بتوں کے ساتھ کرتے تھے۔ لہذا مذکورہ دار کا فرض ہے کہ ایک شرک کا سد باب کرنے اور فتنہ کی راہ روکنے کے لئے ان مساجد کو ختم کر دیں۔ تاکہ وہ سبب ختم ہو جائے جس کی وجہ سے پہاڑ پر چڑھتے اور اس سے برکت حاصل کرتے اور اس پر نماز پڑھتے ہیں۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ